REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP.3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۲

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جمیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عبد الشبیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لنڈن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ ”حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور رات دن مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔“ الحمد للہ۔ احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمادے۔ آمین۔

● محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریبِ رختانہ ۸/۱/۸۶ کو ربوہ میں ہونا قرار پائی ہے۔ تقریب کے بخیریت انجام پانے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احبابِ کرام دعائیں جاری رکھیں۔ ★ مقامی اور بیرونی درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ　　۹ صلح ۱۳۶۵ ہش　　۹ جنوری ۱۹۸۶ء

اسیرِ الی اللہ کی رپورٹ قید سے

”زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔“ (کشتی نوح)

(قارئینِ کرام اس سلسلہ میں اداریہ بھی ملاحظہ فرماویں۔ (مدیر))

مختصر ماہانہ رپورٹ کارگزاری ماہ اکتوبر ۱۹۸۵ء پیشِ خدمت ہے:-

۱۔ یہ مہینہ خاکسار نے اپنے چھ مجاہدین سمیت سنٹرل جیل سکھر میں گزارا۔ اور تبلیغ و تربیت کا کام کرتا رہا۔

۲۔ درسِ قرآنِ کریم روزانہ بعد نمازِ فجر دیا جاتا رہا۔

۳۔ درس ملفوظات مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ سے روزانہ بعد نمازِ مغرب دیا جاتا رہا۔

۴۔ روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہیں۔ باجماعت نمازِ تہجد تقریباً پندرہ یوم ہوئی۔

۵۔ اپنے ساتھیوں کو مختلف اختلافی مسائل سمجھائے۔ تربیتی امور پر بھی توجہ دلائی۔

۶۔ روزانہ دو وقت صبح و شام خصوصی اجتماعی دعائیں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دوست دعائیں کرتے، ذکرِ الٰہی۔ تسبیح و تحمید اور تلاوتِ کلام پاک وغیرہ کرتے ہیں۔ اس طریق کو دیکھ کر ہر قیدی اور انتظامیہ کا ہر فرد بہت متأثر ہوتا ہے۔

بعض افراد نے یہی بتایا ہے کہ جب کوئی آپ لوگوں کے خلاف بات کرتا ہے تو ہمارا یہ جواب ہوتا ہے کہ وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اکثر و بیشتر نے ان سے فائدہ لیا ہوگا۔ اور جب بھی ہم ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ تلاوتِ قرآنِ کریم، نماز، درس یا ذکرِ الٰہی وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ عملاً اسلام پر گامزن ہیں ...... انتظامیہ کے افسران سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

۷۔ بعض غیر از جماعت دوست ہم سے سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگوں پر اتنا بڑا کیس ہے۔ کیا تم کو موت کا ڈر نہیں؟ ہر وقت ہنستے مسکراتے اور ہشاش بشاش رہتے ہو؟ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

۸۔ اس ماہ کے خطبات خاکسار نے دیئے۔ نماز کی ادائیگی اور درس کے فرائض خدام و انصار ادا کرتے ہیں۔

۹۔ تین صد افراد تک مؤثر پیغامِ حق پہنچایا۔

۱۰۔ سات غیر از جماعت دوستوں کو کھانا کھلایا۔ اور تین صد افراد کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔

۱۱۔ پچھتر افراد کی تیمارداری کی اور چالیس مریضوں کو اپنے پاس سے ادویات دیں۔

۱۲۔ ۱۲۵/- روپے چار غرباء کو دیئے اور ایک کو کپڑوں کا جوڑا۔

۱۳۔ لٹریچر بیس عدد دوستوں کو دیا۔

۱۴۔ تین تبلیغی خطوط غیر از جماعت دوستوں کو لکھے۔

۱۵۔ تمام جماعتی رسائل کے علاوہ دیگر رسائل و اخبارات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔

۱۶۔ ۲ تاریخ سے روزانہ جوڈو کراٹے کی تعلیم لے رہا ہوں۔ ۲۰ تاریخ سے روزانہ بیڈمنٹن کھیلنے کا بھی موقع مل رہا ہے۔

۱۷۔ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو سمری ملٹری کورٹ میں ہمارے مخالف دو چشم دید گواہوں کے علاوہ اٹھارہ دیگر گواہان کے بیانات قلمبند ہوئے۔ S.H.O. پولیس نے خاکسار کے خلاف زیادہ زور دینے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال ان کے متضاد بیانات سے جھوٹ عیاں تھا۔ کورٹ میں اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ اور اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ کے معجزات امام وقت اور احبابِ جماعت کی درد بھری مقبول دعاؤں کے نظارے بچشمِ خود دیکھے ہیں۔ الحمد للہ ربّ العالمین علیٰ ذٰلک۔

ہم سب کے حوصلے بلند اور راہِ مولیٰ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے خواہشمند ہیں۔

آپ بزرگوارم سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و استقامت دے۔ انجام بخیر ہو۔ ہمارے خون کا آخری قطرہ بھی خدا کی راہ میں کام آئے اور وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

حمید اللہ خالد
مربی سلسلہ۔ سکھر
(سندھ)

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۹ صلح ۱۳۶۵ ہش

جذبۂ تبلیغ!

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے"

(کشتی نوح)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ ۔ یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کلام تیری طرف اُتارا گیا ہے اُس کی دوسروں کو تبلیغ کر ۔ اس اسوۂ نبوی کو اختیار کرنا ہر متبع کا فرض ہے ۔ لہٰذا ہر مسلمان پر تبلیغ فرض ہے ۔ بعض صوفیاء کرام کا یہ مذہب ہے کہ جو فرائض قرآن کریم میں امر کے صیغے سے بیان کئے گئے ہیں اُن کا تارک کافر ہوتا ہے ۔ اس سے تبلیغ کی فرضیت و اہمیت ظاہر و باہر ہے ۔ کیونکہ بَلِّغْ امر کا صیغہ ہے ۔ مبلغ اعظم سیدنا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس راہ میں جو شاندار قربانیاں پیش کیں، وہ بڑی ہی ایمان افروز ہیں ۔ تبلیغ کے لئے نکلتے ہیں اور جب جان کا نذرانہ اس راہ میں پیش کر رہے ہوتے ہیں تو فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کا نعرہ لگاتے ہوئے گرتے ہیں ۔ کہ ربّ کعبہ کی قسم، میں کامیاب ہو گیا ۔ اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے سارا عرب اسلام میں داخل ہو گیا ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی ہر احمدی پیر و جوان، مرد اور عورت سب کو کامیاب مبلغ بننے کے لئے آواز دی ۔ اور یہ نہایت پیاری اور دلکش اور قلوب میں اُتر جانے والی آواز بار بار احمدیوں کے دل و دماغ کو گرما رہی ہے ۔ اور اس کے نہایت خوشکن نتائج بھی ہمارے سامنے آ رہے ہیں کہ بعض علاقوں میں سعید روحیں جوق در جوق احمدیت کو قبول کرتی جا رہی ہیں ۔ لیکن وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی حضور انور کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں جذبۂ تبلیغ کو اور آگے بڑھائے اور ہر احمدی ایک سرگرم اور سرفروش فدائی مبلغ بن جائے ۔

"بدر" کی اسی اشاعت کے صفحہ اوّل پر ایک نہایت ایمان افروز تبلیغی رپورٹ، قید خانہ سے شائع ہو رہی ہے ۔ یہ رپورٹ درحقیقت حضرت یوسف علیہ السلام کی اس تبلیغی رپورٹ سے ایمان افروز مشابہت رکھتی ہے جو قرآن کریم میں ریکارڈ کی گئی ہے ۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں یہ تبلیغ کی تھی ۔

تبلیغ کی اہمیت و عظمت کا یہ ایک مشاہداتی ثبوت ہے ۔ اور اس تبلیغی رپورٹ میں صحابہ کرامؓ کی تبلیغ کا رنگ موجود ہے کہ ایسے موقعہ پر جبکہ یہ داعی الی اللہ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کی منزل پر کھڑے ہیں، تبلیغ حق میں مصروف ہیں ۔ اور جیل کے اندر بھی تبلیغ حق جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں دعوت الی اللہ کی مہم میں پورے جوش اور جذبہ سے حصہ لے ۔ اور تبلیغ کی ایک ایسی لہر اُٹھے جو اس کرۂ ارض کو دیکھتے ہی دیکھتے اپنی لپیٹ میں لے لے ۔ کیونکہ جس شدت کے ساتھ احمدیت کو کچلنے کے لئے دشمن کے ناپاک ارادے منصۂ شہود پر آ رہے ہیں، اس سے ہزارہا گنا بڑھ کر ہمیں تبلیغ حق میں شدت پیدا کر کے دکھانا ہے ۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشادِ گرامی کا مجسمہ ہم کو بننا ہے کہ

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے ۔"

اس موقعہ پر ان جملہ اسیرانِ راہِ حق کے لئے خصوصی درخواستِ دعا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی جلد اور باعزت رہائی کے سامان ظاہر فرمائے ۔ آمین ۔

بطور یاد دہانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تبلیغ کے متعلق بعض ولولہ انگیز ارشاداتِ عالیہ پر اس ایڈیٹوریل کو ختم کرتا ہوں ۔ فرمایا :۔

"تمام دُنیا کے احمدیوں کو میں تنبیہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد اُن میں سے ہر ایک کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا ۔"

"ہر احمدی بہرحال اپنی تبلیغ کا آغاز کر دے کہ فوری طور پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ دُعا کریں ۔ اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اُوپر لازم کر لیں اور خدا سے یہ التجا کریں کہ اے خدا! ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں ۔ اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے، اس کو ادا کرنے لگ جائیں ۔" ——— فرمایا :۔

"اپنے مظلوم بھائیوں کا حسین انتقام صرف تبلیغ کے ذریعہ لو ۔ اگر ایک احمدی شہید کیا جائے تو اُس وقت تک دم نہ لو جب تک ایک ہزار احمدی نہ بن جائیں ——— میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اگر آپ اس رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا فیصلہ کر لیں گے تو عنقریب ملکوں کے ملک احمدی ہونا شروع ہو جائیں گے ۔" (بدر ۲ جنوری ۱۹۸۶ء)

(عبد الحق فضل قائمقام ایڈیٹر)

سالِ نَو مبارک باد

مرحبا اے سالِ نَو! خیر سے آنے والے
الوداع، صد شکر کہ خیر سے جانے والے
تھا خوشی کا سالِ نَو، شاہد ہے بلجیم کا مشن
خوش نصیب تھے مہمان جو آنے والے
صد مبارک مرحبا! مہدی کے فرزندِ جلیل
پیارے پیغامِ امن سب کو سُنانے والے
اہلِ دانش جس کو کہتے ہیں وہ ہے صدق و ثبات
شکریہ! ز رّیں سبق ایسا سکھانے والے
سچ بتا اے سالِ نَو! پیغام کیا لایا ہے تُو
روز و شب کیا ہیں تیرے، ہم کو دکھلانے والے
شہرِ ستم یونہی بھٹکتے ہی رہیں گے بے لگام
امن کی کھیتی کا ہر خوشہ جلانے والے
یا ہدایت کے بھی کچھ سامان ہوں گے غیب سے
یا فرشتے اپنا توعلیا ہیں بڑھانے والے
پھول مشتاق ہیں، گلزار ہیں محوِ انتظار
کب ہیں وہ روحِ چمن گلزار میں آنے والے
باغباں خوش ہے، صیاد بھی پائے تسکین
اور سلامت رہیں سب باغ لگانے والے
اپنے پیاروں کی مدد کو جلد آ! مولیٰ کریم
دیکھ ابلیسی ہیں اب جشن منانے والے
سالِ نَو سارے جہاں کو ہو مبارک واللہ
سب ہی ہوں تیرے کرم سے فیض پانے والے

(عبد الرحیم راٹھور)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اخاء ۱۳۶۴ ہش (۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء) بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳)

پھر فرمایا:-

یہ آیات جن میں مالی قربانی کے متعلق ایک مثبوت اور مضبوط بہت گہرا اور وسیع مضمون بیان ہوا ہے وہ بارہا جماعت کے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور بارہا احمدی اپنے طور پر بھی ان کی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن جتنی دفعہ بھی ان پر غور کیا جائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے نئے مضامین ان آیات میں دکھائی دینے لگتے ہیں اور نیا ربط نظر آنے لگتا ہے۔ آج میں نے ان آیات کا انتخاب اس غرض سے کیا ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان اور اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق میں تحریک جدید کے ۵۲ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور چونکہ تحریک جدید بعض مالی قربانیوں میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے ایک عظیم الشان مالی قربانیوں کی بنیاد ڈالی جو مزید مختلف شکلوں میں شاخیں اور

پھل پھول

دیتی رہیں اور نئی نئی مالی تحریکیں اس تحریک کے بطن سے اور پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی تحریک جدید کا یا دیگر مالی تحریکوں کے لئے کسی تحریک کا آغاز کیا جائے تو قرآن کریم سے برکت کے لئے اور قرآن کریم کے مضامین سے استفادہ کے لئے بعض آیات کا انتخاب کرکے وہ جماعت کے سامنے پیش کی جائیں۔ یہ آیت پہلی آیت وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اپنی ذات میں ایک مکمل مضمون بیان کر رہی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بات ختم ہو گئی۔ اس کے بعد کسی اور مضمون کی ضرورت نہیں رہتی مگر بقیہ آیات اس مضمون کو پھر جب آگے بڑھاتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کئی ایسے گوشے تھے جن میں وضاحت ضروری تھی اس کا مطلب یہ ہے

کہ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو کسی قسم کا خرچ یا نذر باندھتے ہو، نذر مانتے ہو کسی قسم کی بھی نذر، فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ۔ اللہ اسے جانتا ہے۔ مالی قربانی کے لئے خواہ وہ کسی رنگ کی ہو

تحفہ ہو یا صدقہ

یا دکھاوے کے لئے ہو کسی غرض کے لئے بھی خرچ کیا جائے ہر خرچ کرنے والے کے سامنے ایک چہرہ ہوتا ہے جس چہرے کی رضا چاہتا ہے۔ دکھاوا کرنے والے بھی خرچ کرتے ہیں تو عوام کا چہرہ اُن کے سامنے ہوتا ہے اور بغیر دکھاوے کے بغیر ایسے مقصد جس کے نتیجے میں کوئی راضی ہو کوئی انسان کوئی خرچ نہیں کرتا۔ اپنے لئے بھی خرچ کرے تو خود جانتا ہے اپنے بیوی بچوں کے لئے خرچ کرے تو اُسے چین نہیں آسکتا جب تک اُن کو پتہ نہ چلے

خرچ کرنے والا

کون ہے۔ اسی لئے پنجابی میں کہتے ہیں کہ سوئے ہوئے بچے کا منہ چومنے کا فائدہ کیا جس کو پتہ نہیں چلتا کہ کون منہ چوم گیا تو مائیں بھی چومتی ہیں تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ بچے کو معلوم ہو کہ کس نے اُس کا منہ چوما ہے تو اللہ تعالیٰ ان سارے امکانات کا ذکر اس آیت میں کرکے فرماتا ہے کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام چونکہ تم اللہ کی خاطر خرچ کرتے ہو۔ اس لئے یہاں یہ سوال نہیں پیدا ہوتا کہ ایک بے وقت جاگے ہوئے آقا کے قدموں میں تم ایک نذر پیش کر رہے ہو اور وہ ہر حال میں ہر وقت نہ صرف تمہاری مالی قربانی کے ظاہر سے واقف ہے بلکہ اس کے پس پردہ جذبات سے بھی واقف ہے نہ صرف یہ کہ نیتوں کے اچھے پہلوؤں سے واقف ہے۔ بلکہ نیتوں کے بد پہلوؤں سے بھی واقف ہے۔ اس لئے اس آیت میں جہاں ایک حوصلہ دلایا، ایک یقین دلایا کہ ہماری مالی قربانیاں کسی حالت میں بھی ضائع نہیں کی جاسکتیں۔ جس

چہرے کی رضا

کی خاطر ہم پیش کر رہے ہیں اسے خوب خبر ہے۔ وہاں ایک انذار بھی فرما دیا کہ دنیا والوں کو تو تم دھوکہ دے سکتے ہو دنیا والوں کے لئے تو تم یہ کر سکتے ہو کہ خرچ کسی اور مقصد کے لئے کر رہے ہو اور داد طلبی کسی اور سے کر رہے ہو۔ بسا اوقات اپنا احسان جتا رہے ہو کسی اور شخص پر اور مقصد بالکل اور ہے چنانچہ بڑے بڑے ریا کار ایسے ہیں جو غرباء پر خرچ کرتے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ قوم میں ان کی ساکھ بیٹھے قوم سمجھے کہ یہ ایک بہت ہی ہمدرد انسان ہے بڑے بڑے ایسے دکھاوا کرنے والے امیر ہیں جو ٹیلیویژن کے سامنے جانے کی خاطر خرچ کرتے ہیں کسی حکومت کے سربراہ سے بعد میں استفادوں کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور خرچ بظاہر نیک کام پر کر رہے ہوتے ہیں تو داد طلبی کسی اور طرف سے ہے اور خرچ کا رُخ کسی اور طرف ہے تو اللہ تعالیٰ نے ساتھ یہ بھی تنبیہ فرما دی کہ تمہیں ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ جس ذات کے نام پر تم خرچ کر رہے ہو وہ تمہارے

پس پردہ خیالات

سے بھی واقف ہے اس لئے اگر وہاں رخنہ ہوا تو وہ خرچ قبول نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ اب بظاہر اس آیت کے پہلے ٹکڑے کا اس آیت کے دوسرے ٹکڑے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ فرما رہا ہے کہ تم اگر خرچ کرو کوئی نیتیں باندھو نیک خرچ کرنے کی تو ہر حال میں خدا تعالیٰ اس کے ہر پہلو سے واقف ہے اور ساتھ فرما دیا کہ ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ خرچ کرنے والا تو اچھا ہوتا ہے وہاں تو محسنین کا ذکر آنا چاہیئے تھا بظاہر

یہ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَار کا کیا تعلق ہوا۔ اس پہلو پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ایک بہت ہی وسیع مضمون آتا ہے سامنے جس کے بہت سے پہلو ہیں اول حسن کا یہ پہلو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کا دعویٰ کیا اس کے نتیجے میں آپ کے لئے

اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

پیدا ہوئے جو ظالموں کو نصیب نہیں ہو سکتے اور اس سے پہلے سورہ صف میں یہ مضمون بیان ہو چکا ہے اسی سورۃ میں کہ جو بھی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ وہاں بھی ظالم کہہ کر بظاہر بات کی گئی ہے مگر نیکوں کی طرف سے دفاع کیا گیا ہے انبیاء پر جھوٹ باندھنے والے الزام لگانے والوں کا۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ظالم ہو تو خدا تعالیٰ اس کی نصرت نہیں فرماتا اور ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ جب کوئی دعویٰ خدا کی طرف سے پیش کر رہا ہو اور ہلاک نہ ہو رہا ہو اس کے انصار الی اللہ پیدا ہو جائیں تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ وہ ظالم نہیں ہے پس بظاہر نفی میں ذکر ہے مگر مضمون اس پہلو سے مثبت بن جاتا ہے۔ فرمایا دیکھو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت دیتے ہیں اور تم اس انفاق پر لبیک کہہ رہے ہو اور خدا خوب جانتا ہے کہ کس شان کے ساتھ تم لبیک کہہ رہے ہو اور تمہاری یہ ادائیں تمہارے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا محض یہ ایک ایسے

حسین نظارے

ہیں کہ جو انصار الی اللہ ہی میں نظر آیا کرتے ہیں اور ظالمین کو خدا تعالیٰ انصار الی اللہ عطا نہیں کیا کرتا۔ اس مضمون کو مَنْ اَنْصَار کے مضمون کو پھر اگلی آیتوں میں کھول کر بیان کیا کہ کن انصار کی بات ہو رہی ہے واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر تو خرچ کرنے والے پیدا ہوئے لیکن ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ بعض غلط تحریکات پر غلط لوگوں کے لئے بھی مددگار پیدا ہو جاتے ہیں حکومتیں خرچ کرتی ہیں ان پر کچھ اور افراد ایسے ہیں جو بد ارادوں سے خرچ کرتے ہیں بد لوگوں پر تو ہنس لیتے یہ کیا پہچان ہو گی کہ اس شخص کی آواز پر تو خرچ کرنے والے تو انصار ہیں جو ظالموں کو نصیب نہیں ہوتے اور دوسری آوازوں پر خرچ کرنے والے انصار نہیں اس کی تمیز ہونی چاہیے اس لئے اگلی آیت اس تمیز کو کھولتی چلی جا رہی ہیں اور اتنا بیّن فرق کر دیتی ہیں للہ خرچ کرنے والوں میں وہ جو انصار الی اللہ ہیں اور دیگر معاملات میں بد ارادوں کے ساتھ بد مقاصد کے لئے خرچ کرنے والوں میں یہ آیات تمیز کر دیتی ہیں فرمایا۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ

اب یہ مضمون جو ہے یہ دو طرح سے پہلی آیت کے مضمون کو کھول رہا ہے ایسا حسین ربط ہے کہ آدمی حیرت سے دیکھتا ہے قرآن کریم کے

اندازِ بیان

کو۔ پہلا ٹکڑا جو ہے وہ پہلے حصے سے تعلق رکھتا ہے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ اور دوسرا حصہ انصاری الی اللہ کے مضمون کو کھولتا ہے کہ وہ جب خرچ کرتے ہیں تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ فرمایا اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ اگر تم صدقات ظاہر کر دو خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہو تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ فرمایا اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ اگر تم صدقات ظاہر کر دو خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہو اس کو کھول دو فَنِعِمَّا ھِیَ یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہے وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ اگر تم ان کو چھپاؤ اور فقراء کو دے دو تو یہ بھی ٹھیک ہے تمہارے لئے۔ اس مضمون کی وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ پہلی آیت میں تو یہ بیان فرما دیا تھا کہ اللہ کو علم ہے اور جس کی خاطر تم خرچ کر رہے ہو اس کو علم ہو گیا تو بات پوری ہو گئی۔ مضمون مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد ضرورت کیا ہے ظاہر کرنے کی اور انسان کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ میں اس صورت میں خرچ کروں للہ کہ کسی دوسرے کو کسی قیمت پر بھی اس کا علم نہ ہو وہ نیکی ہے اس کے سوا قبول نہیں ہو گی۔ ایک وہم دل میں پیدا ہو سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم صدقات ظاہر کرو فَنِعِمَّا ھِیَ یہ بھی بہت عمدہ بات ہے۔ ظاہر کر دو کے مضمون کا تعلق زیادہ تر قومی چندوں سے ہے' قومی نفقات سے ہے کیونکہ جب آپ

قومی طور پہ

مالی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں تو معاملہ چھپ سکتا ہی نہیں اس کا اظہار کے ساتھ ایک ایسا ربط ہے' ایک ایسا گہرا تعلق ہے کہ وہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ خدا کو براہِ راست تو آپ دے نہیں سکتے کوئی چندہ ایک جماعتی نظام کے طور پر ہی دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا اور بندے کے درمیان رابطہ تھے تو باقی نظام کو اگر آپ چھوڑ بھی دیتے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں اپنی قربانیوں کو لا ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر قربانی کرنے والے بعض دفعہ غیروں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے اور وہاں سے پھر ان کی اس قربانی کو ایک شہرت ملتی تھی اس لئے کہ دوسرے ان کا تتبع کریں تو قربانیوں کو ظاہر کرنا اور قومی قربانیوں کا مضمون ایک دوسرے سے ربط رکھتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ قومی قربانیوں میں حصہ لیں اور اسے اس طرح چھپا لیں اگر ممکن ہے بھی تو بہت بعد کی بات ہے۔ اس طرح چھپا لیں کہ کسی فردِ بشر کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ دوسرا پہلو جو ہے وہ ذاتی انفرادی قربانیوں کا ہے

انفرادی قربانیوں میں

بات کو چھپایا جا سکتا ہے۔ مثلاً غرباء کو فقراء کو یتیموں کو بیوگان کو جب آپ کچھ دیتے ہیں تو دو صورتیں ہیں۔ ساری دنیا سے چھپا کر دے سکتے ہیں۔ مگر اس صورت میں جس کو دے رہے ہیں اس کو پتہ چل جاتا ہے اور قرآن کریم نے چونکہ اخفاء کے ساتھ انفرادی قربانیوں کے

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C RO NO BANGLORE 560002
PH.NO--228666
ملتجی دعا۔ اقبال احمد جاوید بی ایچ برادران جے این روڈ لائنز اینڈ جے این انٹرپرائزز

مضمون کو باندھا ہے اس لئے صحابہ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا ہے اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ صحابہ رات کو چھپ کر نکلتے تھے اور ڈھونڈتے تھے ایسے شخص کو جو محتاج بھی ہو جس کی ضرورت بھی ہو اور پتہ بھی نہ لگے۔ اب رات کو چھپ کر نکلنا اور یہ فیصلہ کر لینا کہ کوئی شخص ضرورت مند ہے یہ دو متضاد چیزیں ہیں چنانچہ ایسے دلچسپ واقعات رونما ہوئے کہ ایک شخص

رات کو نکلا

ہے کسی دولتمند کو اس نے صدقہ دے دیا اور دوڑ پڑا وہاں سے کہ اس کو پتہ نہ چلے وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم کی ایک تصویر اس وقت بھی کھینچی گئی۔ دوسرے دن باتیں شروع ہو گئیں لوگ ہنسنے لگے کہ عجیب واقعہ ہوا ہے آج۔ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام دنیا سے چھپنے کی خاطر کہ صرف خدا کو علم ہو سکے رات کو نکلا اور ایک امیر آدمی کو صدقہ دے کر بھاگ گیا اتنا وقت بھی اس کو نہیں دیا کہ وہ روک کے کہے کہ میاں مجھے ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ رات کو نکلا بے چارہ اور پھر کسی ایسے شخص کو دے دیا جس کو دینا مناسب نہیں تھا۔ تین راتیں مسلسل اس طرح وہ کوشش کرتا رہا اور آخر تک وہ یہ نہیں سمجھا کہ میں نے کسی صحیح آدمی کو دیا بھی ہے یا نہیں۔ تو یہاں تک بھی وہ لوگ اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پہنچاتے رہے کہ تخفوھا کا مضمون ایسا کامل ہو جائے کہ جس شخص کو دیا جا رہا ہے اس کو بھی پتہ نہ لگے مگر بہر حال انفرادی طور پر اکثر صورتوں میں جس کو دیا جاتا ہے اس کو پتہ چل جاتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اخفاء چاہتا ہے یہ شخص کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ کسی

بدلے کی تمنا نہیں

رکھتا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس شخص کے اس پہلو کی حفاظت فرما دی جب یہ فرمایا کہ ان اللہ یعلم اللہ جانتا ہے۔ اللہ اس کے سارے پہلوؤں کو جانتا ہے اس لئے تم اتنا بھی تردد نہ کیا کرو کہ اخفاء میں بھی حد کر دو اور حد اعتدال سے گزر جاؤ۔ تمہاری نیت چاہئے اگر تم چاہتے ہو کہ ریاکاری نہ ہو اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی خاطر کسی کو دیا جائے تو اپنی نیت کو پاک اور صاف کر لو پھر اگر کسی کو پتہ بھی چل جائے تو تمہاری قربانی اخفاء کے پردے میں ہی رہے گی یعنی خدا تعالیٰ نے جس قربانی کو مخفی فرمایا ہے اسی شمار میں تمہاری قربانی گردانی جائے گی و یکفر عنکم من سیاٰتکم اور پھر فرمایا کہ تمہاری برائیوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ۔ اب جب یہ تین صفات اکٹھی پڑھی جائیں تو اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ انصاری الی اللہ کون ہیں اور غیر انصار الی اللہ کون ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ظالموں کو نصیب نہیں ہوا کرتے۔ ساری

دنیا کی تاریخ

پر نظر ڈالیں اس قسم کے خرچ کرنے والے اللہ کے نبیوں کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوا کرتے جو جب کھل کر دیتے ہیں تو اس لئے کھل کر دیتے ہیں کہ قومی قربانیوں میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اخفاء ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا اور اس لئے بھی کھل کر دیتے ہیں تاکہ دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو اور قوم میں قربانی کا جذبہ پھیلے اور صرف اسی پر انحصار نہیں کرتے۔ پھر وہ چھپ کے بھی دیتے ہیں۔ مخفی طور پر بھی دیتے ہیں تاکہ اس کے دل پر کسی قسم کا زنگ نہ لگ سکے اور

ان کی نیتیں

دونوں پہلوؤں سے صاف ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اس کا ایک نتیجہ ظاہر ہو گا و یکفر عنکم من سیاٰتکم

کہ انصار جو فی سبیل اللہ خرچ کرنے والے ہیں ان کا خرچ وہیں رک نہیں جایا کرتا اسی کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس دنیا میں بھی نتائج پیدا ہوتے ہیں اور رضاء باری تعالیٰ کے علاوہ ایک نتیجہ یہ ہے کہ آن کی برائیاں کم ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور نیکیاں بڑھنے لگتی ہیں یہ ایک عجیب مضمون ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ نیک لوگ جو خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کی راہیں ہی الگ ہیں ان لوگوں سے جو خدا کے سوا کسی چیز پر خرچ کرتے ہیں یہ وہ انصار ہیں جن کے متعلق فرمایا وما للظلمین من انصار۔ محمد رسول کریم کو جیسے انصار ملے ہیں ان کی شکلیں تو دیکھو یہ بالکل اور چیزیں ہیں ظالموں کو ایسے انصار نہیں ملا کرتے۔ تمام دنیا کی قوموں کی مالی قربانیاں کی تاریخ پہ نظر ڈالو ایسے انصار جن کا ذکر قرآن کریم فرما رہا ہے یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا یا آپ کے انبیاء کے سوا جو آپ کی متابعت میں درجے پا گئے اور قوموں کو نصیب نہیں ہوا کرتے۔ میں جب کہتا ہوں کہ متابعت میں درجے پا گئے تو مراد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چونکہ مقصود تھے اس لئے باقی انبیاء نے بھی انہیں

اخلاق حسنہ

کی پیروی کی ہے جن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتہا تک پہنچا دیا اور آن کو بھی اسلام کے شرکت نصیب ہوتے تھے اس لئے کوئی نبی بھی ان معنوں میں اتباع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے باہر نہیں رہتا اور جس نے بھی جو درجہ پایا اسی اتباع کے نتیجے میں پایا ہے۔ پھر فرمایا واللہ بما تعملون خبیر اللہ تمہارے اعمال سے بھی خوب واقف ہے یعنی نیتوں سے بھی واقف ہے اور جانتا ہے کہ اچھی نیت ہے صاف نیت ہے پاک نیت ہے۔ خدا کی خاطر خرچ کر رہے ہو اور قومی طور پر بھی خرچ کر رہے ہو اور انفرادی طور پر بھی خرچ کر رہے ہو اور پھر اعمال کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے کہ باوجود اس نیکی کے تمہارے اندر اعمال میں رخنے ہو سکتے ہیں کئی لحاظ سے کمزوریاں ہو سکتی ہیں اور ہو سکتا ہے لوگ طعنہ دیں کہ چندے تو بڑے دیتا ہے لیکن فلاں کمزوری ہے۔ چندوں کا کیا فائدہ اگر فلاں بات میں بدی موجود ہے۔ چندوں کا کیا فائدہ اگر فلاں شخص سے معاملہ اس کا ٹھیک نہیں ہے۔ چندے والوں کو نہ چندہ دینے والے اس قسم کے بہت طعنے دیا کرتے ہیں اور پھر

دکھاوے کا الزام

لگاتے ہیں اور کہتے ہیں چھوڑو جی یہ چندوں کی خاطر ہی جماعت بنی ہے اور بھی تو نیکیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ خبر رکھتا ہے۔ تمہارے اعمال کی اور جانتا ہے کہ ان چندوں کے ساتھ باقی اعمال کا توازن قائم ہونا چاہیئے تو جتنا تم مالی قربانی میں آگے بڑھو گے۔ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ تمہاری اصلاح فرماتا چلا جائے گا پس یہ دوسرا ثبوت ہے

ارشادِ نبوی

مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ
(ابو داؤد)

(ترجمہ)

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

محتاجِ دعا: یکے از ارکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

انصار الی اللہ کا دوسری صفت ہے ایک دوسری خصلت ہے ان کی اور اس کے نتیجے میں خدا کا سلوک ہے ایک جو غیر اللہ کے لئے قربانی کرنے والوں میں نظر نہیں آئے گا وہ جب بدیوں کی خاطر قربانی دیتے ہیں یعنی

بظاہر قربانی نظر آتی ہے

لیکن بد کام کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غلط نیتوں سے خرچ کرتے ہیں۔ غلط [illegible] غلط جگہوں پر خرچ کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں [illegible] ان [illegible] اعمال بد [illegible] بد سے بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ریاکار زیادہ سے زیادہ بڑے [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] بظاہر نیک کاموں پر خرچ [illegible] لیکن [illegible] کا تمغہ [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] لوگ [illegible] اور پھر لوگوں سے داد [illegible] بڑھ جاتے ہیں [illegible] اور [illegible] وہ انصار ہیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے اور آپ کے بعد آپ [illegible] ہمیشہ سے اور ایک [illegible] غیر اللہ کے لئے [illegible] غیر مقاصد کے لئے خرچ [illegible] ان کے اعمال [illegible] ہیں جو پہلا گروہ ہے اور [illegible] آن کی ذات میں پورا ہوتا دکھائی [illegible] خرچ کرنے والوں کے اعمال بد سے بدتر ہوتے چلے [illegible] تعملون خبیر تمہارے ہر عمل پر نگہ

خدا کی نظر

[illegible] اس کو پتہ ہے کہ کس حقیقت کو [illegible] کس جگہ [illegible] واقع ہوتی ہے [illegible] اصلاح کرنے والے تو ہم ہیں اور اس کے [illegible] قربانی نہیں [illegible] ولکن اللّٰہ یھدی من [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کہ [illegible] لیس علیک ھدٰھم تجھ پر ان لوگوں کی ہدایت نہیں ہے ولکن اللّٰہ یھدی من یشاء اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت کو [illegible] مقام سے ہٹایا جا رہا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ مراد یہ ہے کہ تو ہادی ہے۔ لیکن اس کے باوجود دلوں کی باریکیوں تک تیری نگاہ نہیں ہے اعمال کی باریکیوں تک تیری نگاہ نہیں ہے۔ جو نیکی کر کے تجھے دکھا رہا ہے گا تو اس کے [illegible] گا اس کے ساتھ حسن سلوک کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ جو پس پردہ انسانی نیتوں کی خبر رکھتا ہے۔ جو اعمال کی نیتوں سے ان کی تہوں سے واقف ہے اور پھر اعمال کی تفصیلات پر نظر ہے اور پھر ہر انسان کے اعمال پر اس کی نظر ہے اور اختیار رکھتا ہے کہ ان کو درست کرے اگر وہ چاہے۔ تو کام تو تیرا ہے نیکی کرنا [illegible] ہے۔ ہادی تجھے بنایا ہے لیکن ہدایت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے تاکہ تجھ پر طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ پڑے اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا فیض جو لوگوں تک پہنچتا ہے خدا یہ بیان فرما رہا ہے کہ ہادی تو تو ہے لیکن ہدایت دینا یہ ہمارا کام ہے اس کی ذمہ داری تجھ پر نہیں ہم ڈالتے۔ یہ ذمہ داری ہم نے اٹھائی۔ وما تنفقوا من خیر فلانفسکم یہ کہہ کر اس مضمون کو کھول دیا کہ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو تم اپنے اوپر [illegible] خرچ کر رہے ہو یعنی پہلی آیت نے تو یہ ظاہر کیا تھا کہ بس بات ختم ہو گئی جس کی خاطر خرچ کرنا تھا اس کے لئے اس کو پہنچ گیا وہ جانتا ہے۔ اس کو علم ہو گیا تم راضی ہو کر لوٹ آئے دنیا کے معاملات میں یہی [illegible] دیا ہے وہ شخص جو رضا کی خاطر دیا جاتا ہے اس شخص میں جب اس شخص کو پہنچ جاتی ہے اُس کو علم ہو جاتے تو مضمون وہیں ختم ہو جایا کرتا ہے۔ رضا حاصل ہو گئی۔ تو فرمایا کہ رضا تو حاصل ہو ہی گئی تمہیں اس کے علاوہ بھی

بہت فائدے

ہیں مالی قربانیوں میں۔ ایک یہ کہ تمہاری اصلاح کا بیڑہ اٹھا لیا ہے اصلاح کی ذمہ داری قبول فرما لی ہے اور ہر خرچ کے نتیجے میں تمہیں خدا تعالیٰ ایک نیا حسن عطا کرتا ہے چنانچہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو گویا تم اپنے لئے خرچ کر رہے ہو پھر [illegible] فرمایا وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللّٰہ۔ جب تمہاری یہ نیت ہوتی ہے کہ تم خرچ [illegible] خدا جانتا ہے کہ تمہاری نیت یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی رضا حاصل ہو اس لئے جب یہ نیت ہوتی ہے کہ خدا کی رضا حاصل ہو تو اس کے طبعی نتیجے کے طور پر تمہاری اصلاح [illegible] ہے اور اگر تم نیت رکھو کہ مجھے یہ فائدہ حاصل ہو تو [illegible] وہ فائدہ تمہیں [illegible] لئے وہ بار بار توجہ دلاتا ہے کہ ہم تمہیں بتا رہے ہیں کہ فائدہ تمہیں ہی پہنچے گا۔ لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنے فائدے کی نیت [illegible] کبھی پیش نظر [illegible] کیونکہ یہ فائدہ تمہیں تب تک پہنچے گا جب تمہاری نیت رضا باری [illegible] کے حصول کے سوا کچھ نہ ہو گی۔ وما تنفقوا من خیر یوف الیکم وانتم لا تظلمون اب جاکر یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ [illegible] جو تم خرچ کرتے ہو اسے نہیں [illegible] سکے۔ یوف الیکم۔ یعنی پھر بعد دوبارہ کا مضمون پایا جاتا ہے۔ یعنی بظاہر جو ہے کہ پورا پورا جو تم نے دیا ہے وہ تمہیں واپس کیا جائے گا۔ یہ مراد نہیں ہے یوف الیکم وانتم لا تظلمون نے اس مضمون کو کھول دیا ہے جب نفی میں کہا جائے کہ تمہیں نقصان نہیں ہو گا۔ یہ نقصان کا سودا نہیں تو اس کا مثبت معنی ہوا کرتا ہے کہ بہت فائدے کا سودا ہے یہ ایک

طرز کلام

ہے جو ہر زبان میں پائی جاتی ہے۔ وانتم لا تظلمون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہیں جتنا تم نے دیا تھا اتنا ہی بالکل اسی طرح واپس کر دے گا۔ مراد یہ ہے کہ خدا کے ساتھ جب تم سودے کرو گے تو گھاٹے کے سودے نہیں ہوا کرتے۔ کسی قیمت پر بھی خدا تمہیں

ضیاع کا احساس

نہیں رہنے دے گا۔

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

معیاری سونا کے معیاری زیورات ہوائے

کراچی میں اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۹۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

فون نمبر۔ ۶۱۷۰۶۹

اب بتائیے کہ یہ انفاق فی سبیل اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار کو باقی سب دنیا کے خرچ کرنے والوں سے

ممتاز کر دیتا ہے

کہ نہیں کر دیتا۔ ایسے سودے تو رسولوں کے ماننے والوں کے سوا اُن کے متبعین کے سوا دنیا کی کسی قوم کو نصیب ہوا ہی نہیں کرتے۔ یہ وہ امتیازی شان ہے جو بتا رہی ہے کہ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ اگر کسی دعویدار کو ایسے لوگ نصیب ہو جائیں جن کے خرچ کی یہ ادائیں ہوں۔ جن کی یہ خصلتیں ہوں جن کے ساتھ خدا کا پھر یہ سلوک ہو۔ اُن کے اعمال بھی سُدھر رہے ہوں اور اُن کے اموال بھی کم نہ ہو رہے ہوں بلکہ بڑھ رہے ہوں۔ اس دنیا میں بھی اُن کو پہلے سے بڑھ کر عطا ہو رہا ہو۔ ایسے لوگ دکھاؤ کہ غیروں میں بھی کہیں ملتے ہیں۔ یہ ہے اعلان اس آیت کا، یہ ہے وہ چیلنج۔ جس کو دنیا کی کوئی قوم بھی قبول کرے تو اس کو ثابت نہیں کر سکتی۔ ایسی عظیم الشان ایک امتیازی شان ہے انبیاء کی جس کو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اُن کے ماننے والے پھر ان شکلوں کے ہو جاتے ہیں۔ ان صفات کے ہو جاتے ہیں۔ ان

انعامات کے مورد

بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے یہ یہ رحمتیں اُن کو نصیب ہوتی ہیں۔ یہ فضل عطا کئے جاتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کی تصویر ان آیات میں موجود ہے۔ لاکھ دنیا شور مچائے، چیخے چلائے، گالیاں دے۔ تہمتیں باندھے ظلم و ستم کا بیڑا اُٹھائے۔ مگر یہ تین آیات کا جو مضمون ہے یہ جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتی۔ ایسی امتیازی شان ہے جماعت احمدیہ میں یہ۔ ہر پہلو سے خدا کے فضل کے ساتھ یہ مضمون جماعت احمدیہ کے اوپر پورا اُتر رہا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے جانتے ہیں۔ اُن کی اولادیں جانتی ہیں۔ اُن کی اولاد در اولاد جانتی ہے کہ جن لوگوں نے بھی خدا کی خاطر کم خرچ کرنا تھا اس سے بہت بڑھ کر، کوئی نسبت ہی نہیں چھوڑی خدا نے۔ اتنا بڑھ کر پھر اُن کو عطا فرمایا، اُن کو عطا کیا۔ ان کی اولادوں کو عطا کیا۔ اور بعض دفعہ فوری طور پر ایمان اور اخلاص بڑھانے کے لئے اُن کے بھی اُتنا دے دیا۔ کہ یہ خیال نہ ہو کہ شاید ویسے ہی ہمیں مل رہا ہے۔ چنانچہ بڑی کثرت کے ساتھ ایسی مثالیں ہیں اور مجھے احمدی مخلصین لکھتے رہتے ہیں کہ عجیب شان تھی اللہ تعالیٰ کے پیار کی۔ کہ پیسہ کوئی نہیں تھا۔ ایک ہزار پونڈ ہم نے دوسرے مقصد کے لئے رکھا ہوا تھا۔ وہ ہم نے خرچ کر دیا اس میں۔ اور بعینہٖ اتنی رقم ایک ایسے رستے سے عطا ہو گئی جس کا ہمیں

تصوّر بھی نہیں تھا

وہم بھی کوئی نہیں تھا۔ اسی طرح پاکستان کے اور دوسرے ممالک کے دوست جو مالی قربانی ابتغاءِ لوجہ اللہ کرتے ہیں اُن کے ساتھ خدا یہ سلوک فرماتا ہے لیکن یہ سلوک جو ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صرف یہ ظاہر کرنے کی خاطر ہے کہ مقصد، خدا ہے جو بالارادہ یہ فعل کر رہا ہے۔ ہمیں سمجھانے کی خاطر کہ جس نے یہ وعدہ کیا تھا یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ وہ وعدے پورے کر رہا ہے۔ لیکن ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہاں بات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اکثر صورتوں میں اتنا عطا فرماتا ہے کہ وہ شخص بھی اکاؤنٹ ہی بھول جاتا ہے اُس کی گنتی بھول جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ اولادیں بدقسمتی سے یہ بھول جاتی ہیں کہ یہ ہمارے ماں باپ کی قربانیاں تھیں۔ جن کا پھل ہمیں نصیب ہو رہا ہے۔ تو ساری دنیا زور لگا کے دیکھ لے ایسا بن کے دکھا دے۔ یہ تو کھلا چیلنج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے سوا آج ہے کوئی نہیں دنیا میں جس کے اندر یہ تین آیات کا مضمون عملی زندگی میں نظر آ رہا ہو۔ کتنے عظیم الشان مقام ہیں۔ للہ خرچ کرنے والوں کا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ اس زمانہ میں ہمیں صحابہ کی خصلتیں عطا فرما دیں۔ چودہ سو سال دُور بیٹھے ہوئے

لوگوں کو

مختلف قوموں

کے لوگوں کو۔ مختلف نسلوں کے لوگوں کو۔ مختلف ملکوں کے لوگوں کو مختلف براعظموں کے لوگوں کو۔ ساری دنیا تک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ فیض پہنچا دیا جس کا ان تین آیات میں ذکر چل رہا ہے۔ پس بڑی خوش نصیبی ہے تحریکِ جدید کی۔ جو تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہو رہا ہے ایک اور رنگ میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک اضعافاً مضاعفہ ہوا کرتا ہے۔ ایک طرف تو ہر فرد بشر کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے یہ سلوک کر اس کے اموال میں برکت دیتا چلا جاتا ہے۔ دوسری طرف اجتماعی طور پر وہ جماعت جو خدا کی خاطر خرچ کرتی ہے۔ اُس کے چندوں میں، اس کے اموال میں برکت دیتا چلا جاتا ہے۔ تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ ہر آئندہ سال اس سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا۔ اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے جب ۵۰ واں سال تحریک جدید کا تھا، اُس وقت میں نے یہ اعلان کیا۔ کہ خدا کرے

ایک کروڑ

تک پہنچ جائے وہ تحریک جو ایک لاکھ کے قریب چندے سے شروع ہوئی تھی۔ اب پچاس سال ہو چکے ہیں۔ ایک کروڑ تو ہونا چاہیئے اس کو۔ چنانچہ اسی سال خدا تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ وعدے کم تھے لیکن عملاً وصولی ایک کروڑ ہو گئی تھی اور اب اس سال کے جو وعدے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اندرون اور بیرون کے ملا کے ایک کروڑ اکیس لاکھ ستائیس ہزار کے ہیں جو سال گزر رہا ہے۔ اور تحریک جدید سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکستان کے متعلق ان کی کوشش تھی، میری بھی یہی خواہش تھی کہ پچاس لاکھ تک وصولی پہنچ جائے لیکن وعدے ابھی تک صرف ۴۴ لاکھ ۲۰ ہزار کے مل چکے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ وہ لکھتے ہیں کہ عموماً تحریک جدید کے ساتھ یہ ہو رہا ہے کہ

وصولیاں وعدوں سے آگے

بڑھتی ہیں ہمیشہ۔ چنانچہ گزشتہ سال ۳۸ لاکھ کے وعدے تھے تو چالیس لاکھ سے زیادہ وصولی ہوئی تھی۔ اور اب ان کا خیال ہے کہ ۴۴ لاکھ کے وعدے ہیں۔ اور ان کی دعا اور توقع بھی یہ ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو کہ پاکستان کی وصولیاں انشاء اللہ تعالیٰ ۵۰ سے آگے نکل جائیں گی۔

یہ ۵۲ واں سال ہمارے لئے ایک مزید یقین کا سال ہے۔ خدا کے وعدوں کو ہم بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ہر سال دیکھ رہے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ ہر قدم جماعت کا ہر قسم کے مشکل حالات میں آگے کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ پاکستان میں جو حالات گزر رہے ہیں۔ ان کے باوجود وعدوں میں اضافہ تھا اور سال گزشتہ کے مقابل پر آج تک وصولی میں بھی اضافہ ہے۔ جس سے ان کی توقع کوئی بعید از قیاس نہیں کہ پوری ہو۔ بلکہ مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ پوری ہو جائے گی۔ کہ ۴۴ کی بجائے انشاء اللہ

پچاس لاکھ

تک وعدے پہنچ جائیں گے اور بیرون پاکستان ۷۷ لاکھ ۳۶ ہزار ۹۹۰ کے وعدے بھی میں سمجھتا ہوں، آگے بڑھ جائیں گے وصولی کے لحاظ سے۔ کیونکہ اب تک بیرونِ پاکستان کی وصولی کا تناسب پاکستان کی وصولی کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور جماعتوں کو اب توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے تحریکِ جدید کے چندے کی طرف۔ اس سے پہلے چونکہ چندہ عام اور وصیت اور بعض دیگر چندے تحریک جدید کے چندے کے مقابل پر بہت زیادہ آگے بڑھ گئے تھے اس لئے تحریک جدید کے چندے کو یہ سمجھا جانے لگا کہ اب یہ زوائد میں سے ہے۔ حالانکہ عملاً یہ بات نہیں ہے۔ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریکِ جدید کے چندے کے بچے ہیں۔ تحریک جدید کے چندے نہ ہوتے۔ اُن غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے پکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور روپیہ

دو روپے اکٹھے کرکے مہینوں میں اگر نہ دیئے ہوتے تو آج

کروڑوں تک بجٹ

پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے جو اصل ہے اُس کی حفاظت ضروری ہے اُسی کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ جتنے چندے یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں اس وقت آپ کو نظر آرہے ہیں۔ یہ سارے تحریک جدید کے اُن چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے۔ اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ شامل تھے۔ اوّل درجے کے تابعین شامل تھے۔ مہاجرین الی اللہ شامل تھے۔ جو افغانستان سے یا دیگر جگہوں سے وہاں آکر بس گئے تھے۔ ایک عجیب ماحول تھا اُس وقت تقویٰ اور نیکی کا۔ جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے۔ وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر کے طور پر تاریخ میں اس قسم کے مناظر نظر آیا کرتے ہیں۔

کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں

انجمن سے غریب کارکن دے دیا کرتے تھے۔ آج بھی یہ مناظر پھیل رہے ہیں۔ ساری دُنیا میں بڑے حسین نقوش ظاہر ہو رہے ہیں۔ احمدیت کی برکت سے لیکن ان کا آغاز وہیں سے شروع ہُوا ہے۔ قادیان سے۔ اس کو بھلانا نہیں چاہیئے اور تحریک جدید نے جو کردار ادا کیا ہے۔ اس عظیم الشان مالی .... رغبت پیدا کرنے میں اسے ہم کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کرسکتے۔ بہرحال اب جو شکل ہے وہ یہ ہے کہ تحریک جدید کا چندہ تو ایک کروڑ اکیس لاکھ یا اس سے کچھ زائد ہوگا۔ لیکن بجٹ تیرہ کروڑ سے زائد ہوچکا ہے اور تحریک جدید کو گویا کہ قریباً تیرہواں حصّہ یا کچھ زائد اس سے پوری جماعت کے اخراجات میں حصّہ لینے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے یہ سارے فیوض تحریک جدید کے چندے کے ہی فیوض ہیں۔ اور اس کو ضرور آگے بڑھانا چاہیئے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ہزارہا احمدی بچے بڑے ہوکر اس لئے مالی قربانیوں میں شامل ہوئے کہ بچپن میں اُن کی ماؤں نے ان کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کردیا تھا۔ اور یہ نیت کے ہی دیرپا اثرات ہیں جو تحریک جدید کے چندوں سے ظاہر ہوئے۔ آج جو نسلیں قربانیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں اُن میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا شامل ہے جن کو آغاز میں تحریک جدید سے مالی قربانیوں کے چسکے پیدا ہوئے اور پھر، اللہ کے فضل کے ساتھ ایسا چسکا پڑگیا کہ پھر وہ رہ ہی نہیں سکتے تھے چندوں کے بغیر۔ اسی لئے تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اسے ضرور زندہ رکھنا چاہیئے۔ اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی اور قیامت تک اس کو یاد بھی رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ چونکہ آئندہ جاکے ارب ہا ارب روپے چندہ عام اور وصیّت کے وصول ہوں گے اس لئے تحریک جدید کے چندے کو نظر انداز کردیا جائے۔ مَیں نے تو اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور الحمد للہ کہ اب اس کی طرف توجہ بھی پیدا ہورہی ہے کہ نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ تحریک جدید کے اوّلین دفتر کی قربانیاں کرنے والوں کے چندوں کو بھی

قیامت تک

جاری رکھا جائے۔ اور اُس کی اصل وجہ یہی تھی کہ یہ وہ ہمارے محسن ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کو اتنی برکتیں عطا فرمائیں۔ اور جن کی نیکیاں پھر آگے بڑھ رہی ہیں۔ بڑی کثرت کے ساتھ اُن کی اولادوں میں بھی اور دوسروں میں بھی۔ تو نہ صرف تحریک کو قائم رکھنا ہے، ہمیشہ کے لئے اور آگے بڑھانا ہے بلکہ اُن اوّلین قربانی کرنے والوں کی یادوں کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ اُن کی قربانیوں کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ الحمد للہ کہ اس دفعہ جو اطلاع ملی ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ تحریک جدید نے اس کی طرف سنجیدگی سے توجہ کی اور کافی اخبارات میں بھی اعلان کروائے اور دیگر جماعتوں سے خط و کتابت کے ذریعہ بھی رابطے کئے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ

سات سَو کھاتے

پھر دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں اس سال خدا کے فضل سے۔ یعنی سات سَو ایسے چندے دینے والے جن کی وفات کے ساتھ چندے بند ہو گئے تھے۔ اُن کے ورثاء تک جب یہ بات پہنچی، اُن کو تلاش کیا گیا تو انہوں نے اُس وقت سے لے کر جب سے چندے بند تھے آج تک کے سارے سالوں کے چندے بھی ادا کردیئے اور آئندہ کے لئے عہد کیا کہ ہمیشہ انشاء اللہ خود بھی دیتے رہیں گے اور اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے چلے جائیں گے کہ ان کا چندہ کسی صورت میں بند نہیں کرنا۔ یہ اوّلین خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ تم کروڑوں بھی دو تو اُن آنوں کے مقابل پر تمہاری حیثیت نہیں ہوسکتی جو ایک تقویٰ کے خاص مقام اور خاص معیار کے ساتھ خدا کے حضور پیش کئے گئے تھے۔ اس لئے ان اوّلین کے نام کو کبھی بھی انشاء اللہ ہم نہیں مرنے دیں گے۔ یہ ہم عہد کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں اپنی آئندہ نسلوں سے کہ وہ ہمارے

اِس عہد

کو پورا کرنے میں ہماری مدد کرتے رہیں گے ہمیشہ۔

اب مَیں نے تحریک کو ہدایت کی ہے۔ کہ مزید تلاش کریں اور مزید محنت کریں۔ بیرونی دُنیا میں ابھی تک اس طرف یعنی بیرونی دنیا سے مُراد ہے پاکستان کے علاوہ جو اکثر دُنیا تو باہر کی دُنیا ہے اس لحاظ سے اکثر دُنیا میں ابھی تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے بزرگ کون تھے جن کے چندے بند تھے اور پھر وہ اچانک اُن کی وفات سے بند ہوگئے۔ اس لئے اُن کو مَیں نے کہا ہے اب، کہ ساری دُنیا میں فہرستیں بھجوائیں اور اُن کی جماعتوں کو ہدایت کریں کہ وہ مختلف اخباروں میں

بار بار اعلان

کروائیں جو مقامی اخبار چھپتے ہیں۔ اور خصوصاً پاکستانیوں کو تلاش کرکے اُن تک وہ فہرستیں پہنچائیں اور کہیں کہ اُن میں نام تلاش کرو تمہارے آباء و اجداد میں سے تو کوئی ایسا نام نہیں جس کی وفات کے ساتھ اُس کی یہ نیکی بھی بظاہر مرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہو۔ اور پھر عہد کرو کہ اُن کی طرف سے ہم نے اس چندے کو ہمیشہ کے لئے جاری کرنا ہے تو اُمید ہے انشاء اللہ مزید کوشش سے ایک دو سال کے اندر ہر کھاتے کو زندہ کردیا جائے گا اور جیسا کہ مَیں نے وعدہ کیا تھا۔ انشاء اللہ مَیں اس وعدہ پر قائم ہوں جتنی خدا نے مجھے توفیق دی، جن کھاتوں کا کوئی وارث نہ ملا وہ میری طرف منتقل کردیئے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا۔ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کروں گا کہ اُن کھاتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔ چونکہ اُس وقت روپے تھوڑے ہوتے تھے۔ اُن کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اخلاص کے لحاظ سے اُن کا مقام بہت بلند تھا۔ لیکن تھوڑے تھے بہرحال نظر آنے کے لحاظ سے۔ اس لئے اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ یعنی آج کل کے معیار کے لحاظ سے۔ اگر اُس وقت کوئی پانچ روپے دیتا تھا تو بہت بڑی چیز تھی۔ آج ہزار بھی دے تو اُس کے مقابل پہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو ہزار آدمیوں کے کھاتے زندہ کرنے کے لئے

پانچ ہزار روپے

چاہئیں سالانہ۔ اور اس سے بہت کئی گنا زیادہ چندہ دینے والے خدا کے فضل سے جماعت میں موجود ہیں۔ تو اگر اس طرح کے کھاتے زندہ کرنے ہوں تو ہزار نام تو آسانی کے ساتھ انشاء اللہ مَیں عہد کروں گا کہ ضرور پورا کروں۔ تو باقی احباب بھی توجہ کریں گے تو انشاء اللہ سارے کھاتے زندہ ہوجائیں گے۔ اور ہمیشہ کے لئے خدا کے حضور۔ خدا کے

چندے تو ہمیشہ کے لئے پہلے ہی زندہ ہیں۔ مگر یادیں بھی ان کی زندہ ہوں گی۔ ان کے لئے دعاؤں کی تحریکیں بھی زندہ ہوں گی۔ اندازہ لگائیں آج سے ہزار سال کے بعد قادیان کے وہ اور یا ہندوستان کے وہ چندہ دینے والے ایسے ہوں گے جن کے نام پر چندے دئیے جا رہے ہوں گے۔ ایک عجیب بے نظیر بات ہوگی۔ حیرت سے دنیا ان لوگوں کو دیکھے گی۔ کہ جن کے کھاتے ان کی وفات کے ہزار سال بعد بھی زندہ ہیں اور چلتے چلے جا رہے ہیں اور کبھی نہیں مرتے۔ اور پھر ان کے لئے دعاؤں کی تحریکیں بھی پیدا ہوں گی۔

جماعت کی جو قربانیوں کا معاملہ ہے۔ یہ تو اتنا وسیع مضمون ہے کہ اس خطبہ میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کا حق ادا کیا جا سکے جو پچھلے زبانی پچھلے سال سے ہے کہ اب تک کی باتیں یاد ہیں قربانیوں کی، وہ بہت وسیع ہیں۔

حیرت انگیز رنگ

ہیں۔ جماعت کے بچے، عورتیں، بوڑھے، جوان قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ میں ان کا ذکر بھی کر دیتا رہا ہوں تاکہ جماعت کے علم میں آئے اور تحریک بھی پیدا ہو۔ اور بعض دفعہ ذکر نہیں بھی کرتا تاکہ اخفاء کا حق بھی پورا ہو جائے کیونکہ اگر مسلسل ذکر کیا جائے تو اس سے بعض کمزور طبیعتوں میں پھر یہ رجحان بھی پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھیں کہ بڑی شہرت ہو رہی ہے ایسی قربانیوں کی۔ ہم بھی قربانیاں کریں اور ہمارا نام بھی نمایاں طور پر لوگوں کے سامنے آئے۔ اگرچہ میں نام لینے سے عموماً احتراز کرتا ہوں۔ مگر پھر بھی وہ نمایاں ہو جاتے ہیں لوگ اور اس بات کا رجحان پیدا ہو سکتا ہے تو مجھے احتیاط کرنی پڑتی ہے کبھی دل چاہتا ہے کہ کثرت سے ان قربانیوں کا ذکر کروں۔ جماعت میں مشتہر ہوں اور نئی تحریکیں دلوں میں پیدا ہوں۔ کبھی اخفاء سے کام لینا پڑتا ہے تاکہ اس آیت کے مضمون کو بھی ملحوظ رکھا جائے کہ تم اگر اس کو چھپاؤ گے تو

هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یہ

تمہارے لئے بہت بہتر

ہوگا۔ کیونکہ اصلاحِ نفس کے لحاظ سے چھپی ہوئی قربانیوں کا درجہ کھلی قربانیوں کے مقابل پر زیادہ ہوتا ہے۔ تو اس وقت میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ وقت کے لحاظ سے بھی اور ویسے بھی۔ مگر یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ بچے کیا اور بوڑھے کیا اور عورتیں کیا اور مرد کیا۔ اس کثرت کے ساتھ ایسی عظیم الشان قربانیاں دے رہے ہیں کہ بعض دفعہ ان کے خطوط پڑھتے ہوئے بے اختیار آنسو چھلکنے لگتے ہیں۔ دل سے دعائیں نکلتی ہیں ان لوگوں کے لئے۔ رشک آتا ہے ان پر۔ کہ کیسی غربت کے حالات ہیں کیسی تنگی کی حالت میں محض ابتغاءً ملماً رضاءً لوجہ اللہ۔ خدا کے چہرے کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدا کے نام پر قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور نہیں تھکتے۔ حیرت انگیز جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ کوئی اس کی مثال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے مقام پر فائز فرماتا چلا جائے۔ قدم آپ نے اٹھانے ہیں لیکن فائز اللہ فرمائے گا۔ قدم آپ نے اٹھانے ہیں لیکن مراتب اللہ کی طرف سے نصیب ہوں گے۔ اس لئے اپنی نیتوں کو صاف کر کے خدا کی طرف بڑھتے رہیں۔ مالی قربانیوں میں پہلے سے زیادہ ارادے باندھیں۔ اگر توفیق نہیں ہے تو نذر کے پہلو کو یاد رکھیں یہ عجیب مضمون ہے۔ عجیب شان ہے اس آیت کی کہ جتنا آپ غور کریں اس کا مضمون پھیلتا چلا جاتا ہے کم نہیں ہوتا۔ نذر کا مضمون ان غریبوں کے لئے بیان ہو گیا جن کو وقتی طور پر توفیق نہیں ہے۔ تمنائیں لئے پھرتے ہیں دلوں میں۔ مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ یہ وہی اسی قسم کا مضمون ہے جو یہاں بیان ہو گیا۔ کہ تم میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو خوش نصیب ہیں ان کو بڑی بڑی عظیم الشان قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔ ایسے ایسے احمدی آج دنیا میں ہیں کہ جن کو ایک ایک آدمی کو خدا کے فضل سے

ایک ایک کروڑ روپیہ

عملاً جماعت کے لئے پیش کرنے کی پچھلے ایک دو سالوں میں توفیق ملی ہے۔ کسی زمانہ میں آپ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ ساری جماعت کا چندہ بھی ایک کروڑ نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ایک چندے پر دوسرا چندہ حیرت انگیز طریق پر خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے بعض دوسروں کا چندہ پچھلے چند سالوں کے اندر ایک کروڑ کے قریب پہنچ گیا۔ تو بعض لوگ جب اس کو پڑھتے ہیں۔ اس کو سنتے ہیں تو ان کے دل میں تمنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً جب میں نے یہ بتایا کہ ایک قرآن کریم کا ہم نے فیصلہ کیا طبع ہونے کا تو خدا نے ایک آدمی پیدا کر دیا کہ

سارا خرچ میں دوں گا

دوسرے کا فیصلہ ہوا تو ایک اور آدمی پیدا کر دیا۔ تیسرے کا فیصلہ ہوا خدا نے ایک اور آدمی پیدا کر دیا۔ یعنی قرآن کریم کے تراجم ابھی مکمل نہیں ہوتے کہ خدا تعالیٰ یہ آدمی بھیج دیتا ہے کہ اس کا خرچ تو وہ اٹھائے گا۔ تو بعض جماعتوں کی طرف سے بعض افراد کی طرف سے بڑی دردناک چٹھیاں آنی شروع ہوئیں۔ کہ اللہ ان کو جزا دے مگر ہمارے دل کا عجیب حال ہے۔ ایسی

بے قرار تمنا

پیدا ہوئی ہے۔ برداشت نہیں کر سکتے۔ کاش خدا ہمیں بھی توفیق دے۔ کہ ہم بھی پورے قرآن کریم کے ترجمہ کا خرچ دیں۔ ایک دو کی بات نہیں ہے بیسیوں ایسے دوست ہیں جن کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ تمنا پیدا کی ہے ان کے دلوں میں۔ اور بعض جماعتوں نے پیش بھی کر دیا۔ چنانچہ لیبیا کے احمدیوں نے اس معاملہ میں پہل کی اور مجھے لکھا کہ ہم میں ایک آدمی تو نہیں ہے ایسا۔ لیکن آئندہ جو

ترجمہ قرآن کریم

شائع ہونے والا ہے۔ اس کے لئے ہم عہد کرتے ہیں سارے لیبیا کے دوست کہ ہم دیں گے۔ تو یہ وہ مضمون ہے جو اس آیت نے چھیڑ دیا۔ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا تم جو نذریں باندھتے ہو۔ نذروں کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم یہ بھی ہے کہ دل میں ایک تمنا لے کے بیٹھ جاتے ہو کہ کاش ہمارے پاس ہو تو ہم یہ خرچ کریں۔ تو فرماتا ہے کہ اللہ اس کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ ایسی نذریں بھی ہیں جو بظاہر پوری نہیں بھی ہوں گی۔ تو خدا کے حضور پوری ہو چکی ہوں گی۔ ایسے مالک سے سودا ہے کتنا عظیم الشان سودا ہے۔ کوئی تو نظیر کسی اور سودے میں اس کی نظر نہیں آ سکتی۔ جس کو آپ نے بات پہنچائی تھی فرمایا پہنچ گئی۔ جس کو آپ نے بات پہنچائی تھی فرمایا جو تم خرچ نہیں کر سکتے وہ بھی قبول ہو گیا میرے حضور۔ اور ہر حال میں ہر صورت میں میں واقف ہوں پھر میں اسے تمہاری طرف لوٹانا شروع کرتا ہوں۔ تمہاری اصلاح کے ذریعے جو کچھ خرچ کر رہے ہو گویا اپنی ذات پر خرچ کر رہے ہو۔ پھر میں واپس بھی کر دیتا ہوں۔ اور سارا اجر ابھی باقی پڑا ہوا ہے جو آخرت میں تمہیں عطا کروں گا۔ اس کا اس اجر کے ساتھ ان معنوں میں کوئی تعلق نہیں کہ اس کے کھاتے میں سے کمی ہو رہی ہو۔ یہ سودے ہیں جو آج خدا کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔ جب اس پہلو سے دیکھیں، تو سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ کتنا

عظیم احسان

ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہ یہ لوگ ایسے پیدا کئے جو نہ ختم ہونے والے لوگ ہیں۔ اور اس زمانہ کو دوبارہ پھر ان کو دوبارہ پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے یہ قوتِ قدسی ہے اس مزکّی نفس کی۔ جیسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پس درود پڑھیں بہت کثرت کے ساتھ۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی۔ اور ان نیک لوگوں

پر بھی سلام بھیجیں۔ جن کو خدا تعالیٰ

قربانیوں کی توفیق

عطا فرما رہا ہے اور ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جن کے دل میں تمنائیں پیدا ہو رہی ہیں اور خدا کی ان پر نظر ہے۔ اور توفیق کے لئے دعا مانگیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی دلی تمنائیں پوری کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر

دفترِ چہارم

کا اعلان کرتا تھا۔ بیس سال گزر چکے ہیں دفتر سوئم پر۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم دفتر چہارم کا اعلان کریں۔ اس دفتر سے مراد یہ ہے کہ ہر نئی نسل جو بیس سال کے بعد پیدا ہو کر بڑی ہو رہی ہے۔ یعنی ایک پود بیس سال کے عرصے میں کامل بلوغت تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کے لئے نئے کھاتے شروع ہو جائیں۔ اور نئے سرے سے

نئی فہرستیں

تیار ہوں۔ خاص طور پر پاکستان سے باہر بھی بہت گنجائش ہے تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانے کی۔ اس لئے اب میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دفتر چہارم کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ آئندہ سے جو بھی نیا چندہ دہندہ تحریک میں شامل ہوگا۔ وہ دفتر چہارم میں شامل ہوگا اور باہر کی دنیا میں خصوصیت کے ساتھ بچوں کو نئے بالغ ہونے والوں کو اس میں شامل کریں۔ بہت معمولی قربانی کے ساتھ ایک بہت عظیم الشان اعزاز آپ کو نصیب ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

آج جمعہ کی نماز کے معاً بعد دو نماز ہائے جنازہ غائب پڑھی جائیں گی۔ ایک نمازِ جنازہ مکرم خان عبد المجید خان صاحب مرحوم کی ہے۔ خان صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک غیر معمولی تقویٰ اور اخلاص کا مقام رکھتے تھے۔ پروفیسر نصیر خان صاحب کے اور ڈاکٹر حمید خان جو ہمارے انگلستان کی جماعت کے مخلص فرد ہیں اور مکرمہ طاہرہ صدیقہ ناصر بیگم صاحبہ کے والد اور بھی ان کے بچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو جو

خلافت سے اخلاص

کا تعلق تھا وہ ایک بالکل خاص امتیازی شان رکھتا تھا۔ فدائی تھے بالکل اور عاشق صادق تھے ساری عمر بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے نبھایا ہے اس سلسلۂ وفا کو' سلسلۂ عشق کو۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور غریق رحمت کرے۔ ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کریں۔ اکثر اولاد تو خدا کے فضل سے اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے باقی سب کو بھی اللہ تعالیٰ ایسی توفیق بخشے۔ دوسرا جنازہ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی بیگم تھیں اور حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی صاحبزادی تھیں۔ ہمارے لنڈن کی ایک مخلص ہیں قدسیہ یوسف صاحبہ ان کی والدہ۔ نو بچے ہیں ان کے اور سب میں انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کی محبت اور

احمدیت کا عشق

کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور بہت ہی ...... محبت کرنے والی قرآن کریم کی تعلیم قریباً پچاس سال مختلف بچوں کو .... کے بچوں کو اکٹھا کر کے تو قرآن کریم کی تعلیم دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے بہترین جزاء عطا فرمائے اور اعلیٰ العلیین میں جگہ دے۔

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے

درخواست ہائے دعا

• — عزیزہ فریدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ایس۔ اے منیر احمد صاحب احمدی ساگر H.S.C کے امتحان میں فرسٹ کلاس میں کامیابی ہوئی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ ۲۴/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۲۰/ روپے اعانت بدر کی مدات میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے درخواست دعا۔

• — مکرم مولوی تنویر احمد صاحب مبلغ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ بعض احمدی احباب جن میں پیش پیش مکرم عبد المالک صاحب ہیں' نے ایک اچھا خدمت خلق کا کام کیا کہ ایک غیر احمدی نوجوان محمد سلیم کی ٹانگ کا اپریشن کروایا۔ ہزاروں روپیہ چندہ جمع کر کے اور اپنے پاس سے بھی اس کارِ خیر کے لئے دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آمین اور اس نوجوان اور دوسرے احباب کو اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• — مکرم سید حمید اللہ صاحب سرینگر اپنے والدین اور اپنی مع اہل و عیال دینی دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

• — مکرم شیخ محمود صاحب (چاند پیر) شموگہ' کاروباری سلسلہ میں پریشان ہیں' پریشانیوں کے ازالہ۔ دینی و دنیوی ترقیات اور والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

• — محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر سے اپنی والدہ محترمہ کے اپریشن کی کامیابی اور بھانجے عزیز خالد شبیر کے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

• — مکرم محمد شریف منڈاشی سیکرٹری امور عامہ لکھتے ہیں کہ حیدر آباد میں دو لڑکیاں ڈگری کالج میں اسلامی روایات کے مطابق برقعہ میں ملبوس رہ کر تعلیم حاصل کر رہی ہیں راشدہ پروین و والعہ پروین' ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے

• — محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ سدرپ لکھتی ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ نصرت جہاں بیگم الحمد للہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ اعانت بدر میں ۱۰/ روپے ادا کئے ہیں۔ H.S.C کرنے کے لئے سیٹ ملنے کے لئے کوشش ہو رہی ہے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

• — مکرم میر نصرت علی صاحب امین جماعت احمدیہ سونگھڑا لکھتے ہیں کہ پیٹ میں زخم ہونے کی وجہ سے اپریشن کرایا تھا۔ مگر اپریشن کی جگہ پھر زخم ہو گیا ہے۔ کٹک کے ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں۔ بغیر اپریشن کے صحتیاب ہونے اور اپنے لڑکوں کے کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

• — مکرم عبد الشکور صاحب مراد نگر حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ تین سال قبل زمین کا ایک پلاٹ خرید لیا تھا اب اس میں کچھ مسئلے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ الجھنوں سے نجات پانے اور والدین اور اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا

• — مکرم احمد نور صاحب کیرنگ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے منجھلے بیٹے کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ ہدایت اللہ خان سلمہٗ کو جن کے دل کا اپریشن ہوا ہے اور عزیزان برکت اللہ اور ہدایت اللہ کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

• — مکرم ایجاب الحق خانصاحب ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے دماغی عارضہ سے شفایابی اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• — مکرم عبد الصمد خانصاحب کیرنگ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

• — محترمہ خاتون بی بی صاحبہ زوجہ رکن الدین خانصاحب کیرنگ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے جملہ افراد خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

• — مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ منصور خانصاحب کیرنگ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے تندرستی اور شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

• — محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ زوجہ یعقوب خانصاحب مرحوم کیرنگ ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اور اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور خاوند کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

• — مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی' درازیٔ عمر اور درپیش جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے درخواست دعا ہے

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۹۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

احمدی مستورات کا کامیاب پروگرام

رپورٹ مرتبہ از محترمات بشریٰ طیبہ صاحبہ مجوری - امۃ اللطیف صاحبہ - بشریٰ صادقہ صاحبہ - عائشہ نصیر صاحبہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا ۹۴ واں جلسہ سالانہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پہلے دن کے پہلے وقت کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا جس میں تلاوت - پرچم کشائی - نظم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خطاب اور دعا میں شامل ہوئیں۔ دوسرے وقت چونکہ زنانہ جلسہ گاہ مستورات کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں ہوا۔ محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ امۃ الحئی صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

" آگے قدم بڑھائے جا "

خوش الحانی سے سنایا۔

افتتاحی خطاب :-

بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے اس جلسہ کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ اس کی بنیاد خدا کے منشاء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ آپ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے دور دراز سے آنے والی بہنوں کے لئے محترمہ موصوفہ نے دعائیہ کلمات کہتے ہوئے فرمایا کہ آج تمام دنیا مصائب کا شکار ہے۔ یہ دعاؤں کا وقت ہے۔ انفرادی دعاؤں اور اجتماعی دعاؤں کا۔ خصوصیت کیساتھ اسلام کی سربلندی کے لئے۔ توحید کے قیام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ آپ اس مقدس بستی میں آئی ہوئی ہیں جہاں سے حضرت مسیح موعود نے دنیا کو پیغام دیا اور آپ کی شہرت تمام دنیا میں پہنچی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے موصوفہ نے بچیوں کو جو اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جگہ دیتی ہیں خاموشی سے جلسہ سننے اور تسبیح و تحمید کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس خطاب کے بعد عزیزہ طاہرہ شوکت نے تقریر کی۔ عنوان تھا

" ہستی باری تعالیٰ "

عزیزہ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دیتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔ دوسرے مذاہب کی مقدس کتب بھگوت گیتا، گرنتھ صاحب، میں بھی خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ عزیزہ نے قرآن مجید کے حوالہ جات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور مفسرین کے حوالہ جات سے کائنات کے ذرہ ذرہ میں خدا کے وجود کا ثبوت پیش کیا۔ اور آخر میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس اسی بارہ میں پیش کیا۔

" احمدی مستورات اور فریضہ تبلیغ "

کے عنوان پر عزیزہ مبارکہ شاہین نے تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر سائنس و ٹکنالوجی ترقی کر رہی ہے اتنا ہی امن و سلامتی کا فقدان ہوتا جا رہا ہے۔ بنی نوع انسان کو اسلام کے آئینہ میں زندہ مذہب کے دکھانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ پس دینی مسائل سے واقفیت حاصل کریں اور اپنی عملی زندگی سے دنیا کو دکھا دیں کہ ہم ہی خیر امت ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک ارشاد کو پیش کرتے ہوئے عزیزہ نے بہنوں کو قرآن کریم کے علوم سیکھنے، اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے، اختلافی مسائل کے جوابات سیکھنے، حلقہ احباب کو وسیع کرنے اور اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس سنایا۔

بعد ازاں مردانہ جلسہ گاہ سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنی گئی۔

پھر محترمہ امۃ السلطانہ صاحبہ کی تقریر ہوئی۔ عنوان تھا

" سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ "

محترمہ نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ابتدائی زندگی کے بعض واقعات سناتے ہوئے آپ کے شوق حصول علم پر روشنی ڈالی۔ نیز آپ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کی خدا تعالیٰ، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کے بارہ میں ایمان افروز واقعات سنائے۔ نیز محترمہ نے بتایا کہ آپ کے زمانہ خلافت میں کئی اندرونی و بیرونی فتنے اٹھے مگر حضور نے اپنی خداداد فراست سے ان کا کامیاب مقابلہ کیا۔

دوسرا دن - پہلا اجلاس

زیر صدارت محترمہ محبوب ظفر اللہ صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیزہ مبارکہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ عطیہ بیگم نے نظم سنائی۔

بعد ازاں محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے بعنوان

" قرآن مجید سرچشمہ علوم ہے "

تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر " سیر روحانی " سے علم طب - علم سائنس - علم تمدن - علم اقتصاد - علم بدء عالم - علم کیمیا - علم اتحاد - علم ہیئت - علم فراست - علم حیوانات و نباتات - علم موسمیات - علم منطق - علم فلسفہ اور علم معاد وغیرہ پر قرآن مجید کے حوالہ جات سے روشنی ڈالی۔

" جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا "

اس عنوان پر محترمہ شمیم اختر صاحبہ نے تقریر کی۔ محترمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی عجز و انکسار کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کس طرح خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر اس کی محبت میں محو ہو گئے اور پھر اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو کل کائنات کی سرداری عطا فرمائی۔ اس کے بعد موصوفہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عجز و انکسار کا نمونہ بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے اپنی جماعت کو بھی عاجزی و انکساری اور تقویٰ شعاری کی زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ دور ابتلاء میں افراد جماعت کے صبر و رضا کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ازاں بعد عزیزہ کوثر صدیقہ آف حیدرآباد نے بعنوان

" MIRACLE OF PEN "

انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی معجزہ پر روشنی ڈالی اور حضور علیہ السلام کے درسی علم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے اردو، فارسی اور عربی اور طب کا علم اپنے والد صاحب سے اور پھر چند اساتذہ سے حاصل کیا لیکن یہ ابتدائی علم آپ کے عظیم علمی معجزہ کے بالمقابل ۸۰ سے زائد کتب کی تصنیف جو آپ سے ظاہر ہوئیں کچھ حیثیت نہ رکھتا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور کو جو علم عطا ہوا وہ محض عطائے خداوندی تھا۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو " سلطان القلم " کا لقب عطا فرمایا۔ بعدہٗ عزیزہ مبارکہ شاہین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

" وہ یار کیا جو یار کو دل سے اتار دے "

خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے بعنوان

" سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "

تقریر کی۔ آپ نے بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عرب کی حالت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں کس قدر برائیاں پھیلی ہوئی تھیں مگر آپ نے اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ اس وحشی قوم کو باخدا قوم بنا دیا۔ محترمہ موصوفہ نے طائف کے ظلم و ستم کے وقت آپ کے حسن سلوک اور فتح مکہ کے موقعہ پر حضور صلعم کے مثالی عفو عام کا ذکر کیا نیز آپ کے

مہمان نوازی کے اعلیٰ وصف کا بھی ذکر کیا۔ بعد ازیں محترمہ زہرہ حبیب صاحبہ آف میرٹھ نے بعنوان

"تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک"

تقریر کی۔ آپ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیاء دین و کسر صلیب تھی۔ تمام ممالک میں پھیلے ہوئے تبلیغی جال کا تفصیلی ذکر کر کے بتایا کہ احمدی مستورات کی ذمہ داری ہے کہ تبلیغ کے کام کو پھیلاتے چلے جائیں اور اس وقت تک نہ رکیں جب تک ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباسات بھی سنائے۔

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"

اس عنوان پر عزیزہ راشدہ رحمٰن نے تقریر کی اور حضورؑ کی صداقت کے نشان "کسوف و خسوف"۔ الہام "یأتیک من کل فج عمیق"۔ "I shall give you a large party of Islam" مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی مخالفت اور انجام۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں مخالفت۔ نیز حالیہ مخالفت اور اس کے نتائج کا ذکر کر کے عمدگی سے اس عنوان پر روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس :۔

زیر صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ ٹھیک ۲½ بجے محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

"نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں"

خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازیں مردانہ پروگرام سنا گیا۔ بعدہٗ

"علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا منظوم کلام محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھا۔ اور ناصرات الاحمدیہ کی پانچ بچیوں نے

"سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"

کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

۱۔ عزیزہ عطیۃ القیوم ناصرہ :۔
حضرت رسول کریم صلعم کی بعثت سے قبل کی حالت

۲۔ عزیزہ قدیرہ گوہر :۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک غلاموں سے

۳۔ عزیزہ امۃ الباسط :۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک دشمنوں سے

۴۔ عزیزہ ندرت ریحانہ :۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک بیماروں سے

۵۔ عزیزہ راشدہ تنویر :۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک بچوں سے۔

بعد ازاں

"مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ"

کے عنوان سے محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ آف حیدرآباد نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور اس کے نتیجہ میں دی جانے والی تکالیف کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ باوجود انتہائی تکالیف کے آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور اُف تک نہ کی۔ کفار نے ہر طرح کے دنیوی لالچ آپ کو دیئے مگر مبلغ اعظم تبلیغ کے کام سے پیچھے نہ ہٹے۔ نہایت خوشی سے تمام مظالم برداشت کئے اور آخر انہیں معاف کر دیا۔ آخر میں محترمہ نے موجودہ دور میں بہنوں کو تبلیغ اسلام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرا دن پہلا اجلاس

ٹھیک دس بجے صبح محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت محترمہ دُرثمین صاحبہ آف کشمیر کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ محترمہ امۃ المتین صاحبہ آف یادگیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام

"دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو
آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی۔"

خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ محترمہ صادقہ اسد صاحبہ آف حیدرآباد نے

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"

کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبل اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز کی حیثیت سے تمام قوموں کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کی بعثت کے ذریعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر کئی نشان حضورؑ کی تائید میں ظاہر ہوئے چنانچہ آپؑ کی جماعت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور قادیان جیسے گمنام قصبہ کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

"وفات مسیح علیہ السلام"

اس عنوان پر محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے تقریر کی۔ آپ نے قرآن اور احادیث کے حوالہ جات سے وفات مسیح کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارہ میں اقتباسات پیش کئے نیز حضورؑ کے چیلنج اور دلائل وفات مسیح کا بہترین پیرایہ میں ذکر کیا۔

"تربیت اولاد"

اس عنوان پر محترمہ شیریں باسط صاحبہ آف کٹک نے تقریر کی۔ اور اولاد کی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ ماں کو ایک معلمہ بن کر بچوں کی پرورش قرآن مجید کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنی چاہیئے۔ لڑکوں کی اعلیٰ تربیت کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی بہترین تربیت پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آئندہ وقت میں ان کی گودوں میں جماعت کے نونہالوں نے پرورش پانی ہے۔ محترمہ نے تربیت کے بارے میں قرون اولیٰ کی مستورات کے واقعات بیان کئے۔ ازاں بعد ناصرات الاحمدیہ قادیان کی پانچ بچیوں عزیزہ امۃ الحکیم۔ عزیزہ خالدہ رفعت۔ عزیزہ حسینہ رفعت۔ عزیزہ امۃ الہادی شیریں اور عزیزہ فوزیہ انجم نے مل کر ترانہ پڑھا۔ ؎

"حکم یزداں ہے داعی الی اللہ بنو
دیکھو دنیا کی حالت بدل جائیگی"

"احمدی عورت کی شان"

اس عنوان پر محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے تقریر کی۔ محترمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج اس کی بدولت عورت کی شان بالا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احسان عورتوں پر بیان کرتے ہوئے احمدی عورت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ پردہ کی پابندی۔ داعی الی اللہ بننے اور دعاؤں پر زور دینے اور ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔

ازاں بعد اختتامی اجلاس کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احمدی طالب علموں کے لئے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ یونیورسٹی میں پوزیشن لینے والے طالب علموں کو جماعت کی طرف سے گولڈ میڈل دیا جائیگا اس کے تحت محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ اہلیہ سید احمد صاحب حافظ آبادی قادیان کو ایم اے اردو میں یونیورسٹی میں فرسٹ پوزیشن لینے پر محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے گولڈ میڈل پہنایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجلس شوریٰ :۔

۱۹ دسمبر رات ۷ بجے مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل ۴۰ لجنات کی نمائندگان نے شرکت کی۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ برہ پورہ۔ بزچرلہ۔ کرڈاپلی۔ کیرنگ۔ جمشید پور۔ ھدرواہ۔ بھاگلپور۔ نرگاؤں۔ سکندرآباد۔ شاہجہانپور۔ یادگیر۔ کانپور۔ کٹک۔ پنگال۔ موسیٰ بنی مائنز۔ سورب۔ شموگہ۔ بھدرک۔ مدراس۔ پارتی پورہ۔ اسلام آباد۔ کلکتہ۔ کوڈالی۔ پینگاڈی۔ پٹنہ۔ آرہ۔ بنگلور۔ مانکا گوڈہ۔

میٹنگ میں امسال پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات کے نام سنائے گئے جو درج ذیل ہیں :۔

شہری لجنات :۔
اوّل ۔ قادیان
دوئم ۔ حیدرآباد۔ سوئم ۔ سکندرآباد
چہارم ۔ شموگہ

دیہاتی لجنات :۔
اوّل ۔ موسیٰ بنی مائنز۔ دوئم ۔ یادگیر
سوئم ۔ جڑچرلہ۔ چہارم ۔ بھدرک

مجلس میں دوران سال ہونے والے کاموں کے متعلق مشورہ کیا گیا۔ چندہ جات کے متعلق ہدایات تبلیغی پروگرام کو وسیع کرنے۔ قرآن مجید اور سلسلہ کا لٹریچر مقامی اسکولوں اور کالجوں میں رکھوانے۔ قرأت سکھانے کیلئے کیسٹ کا استعمال کرنے وغیرہ امور زیر غور لائے گئے۔ نیز امسال مرکزی اجتماع لجنہ شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی جس کی تمام لجنات نے منظوری دی۔ الحمد للہ۔ انشاء اللہ اس سال مرکزی اجتماع منعقد کیا جا سکے گا۔ زنانہ جلسہ گاہ کی چاردیواری اور لائبریری کیلئے چندہ کی تحریک بھی کی گئی جس کے لئے چوالیس ہزار روپے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ۹۰۱۲ روپے کے وعدہ جات مجلس میں ہی وصول ہو گئے۔

صنعتی نمائش :۔

اس موقعہ پر صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں قادیان کے علاوہ حیدرآباد۔ کٹک۔ بنگلور۔ شموگہ اور سکندرآباد کی لجنات نے دستکاری کا سامان بھجوایا تھا۔ اس کے علاوہ قادیان کے سٹال کے لئے کشمیر سے بھی سامان منگوایا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ اس نمائش سے بہنوں نے استفادہ کیا۔ چنانچہ ۲۳۶ روپے کے ٹکٹ فروخت ہوئے اور ۸۵۸ روپے کی کتب اور کل ۳۳۴۰ روپے کا سامان فروخت ہوا۔

حاضری :۔

پہلے دن زنانہ جلسہ گاہ کی حاضری ۴۰۰۔ دوسرے دن ۴۲۰ اور تیسرے دن ۹۰۰ کی حاضری تھی۔ ناری سبھا امرتسر کی پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کو مدعو کیا گیا۔ انہوں نے پروگرام کو بڑے غور اور دلچسپی سے سنا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

نمازوں کا التزام :۔

مستورات کے لئے مسجد مبارک میں نماز تہجد اور باجماعت نمازوں کا انتظام تھا۔ بہنوں کی اکثریت نے فائدہ اٹھایا اور فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد میں بھی شامل ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس روحانی جلسہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اور ہماری مساعی کو قبول کرتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

مساجد کے بارہ میں ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل معلومات دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو جلد تر بھجوا کر دفتر نظارت علیا کو بھی اطلاع دیں۔

(۱) :- کیا آپ کے ہاں اپنی احمدیہ مسجد تعمیر شدہ موجود ہے۔

(۲) :- کیا اس سال یعنی یکم جنوری ۱۹۸۵ء کے بعد اب تک کوئی نئی مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یا اگر زیر تعمیر ہو تو اس سے بھی اطلاع دیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان بابت انتخاب قائدین مجالس

امسال بھارت کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کے انتخاب عمل میں آنے تھے۔ یکم نومبر ۱۹۸۵ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ لیکن تاحال اکثر مجالس کی طرف سے قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا جن مجالس میں تاحال انتخاب نہیں ہوا۔ وہاں کے صدر صاحبان اولین فرصت میں انتخاب کروا کر رپورٹ بغرض منظوری دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمادیں۔

مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمایاں اضافہ

چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

"کینیڈا کا ۲½ گنا - ٹرینیڈاڈ کا ۱۰ گنا - سورینام کا ۶ گنا - ڈنمارک کا ۵ گنا اضافہ ہے - سویڈن کا ۷ گنا اضافہ ہے - ناروے کا ۴ گنا - اور افریقن ممالک بھی خدا کے فضل سے پیچھے نہیں رہے چنانچہ نائیجیریا کا ۲۲ گنا اضافہ ہے - غانا کا ۲½ گنا - سیرالیون کا ۲½ گنا - یہ غانا کے اقتصادی حالات اتنے خراب ہیں کہ اس کا ۲½ گنا اضافہ ایک غیر معمولی قربانی ہے کیونکہ وہاں اس قدر مہنگائی ہو چکی ہے کہ کھانے کے لئے روٹی نہیں ملتی لوگوں کو۔"

غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مہم "تحریک جدید" کے چندہ میں آپ نے کتنے گنا اضافہ کیا ہے؟

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۱۸/۱۲/۸۵ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں برادرم محمد یوسف غوری صاحب ابن محترم محمد احمد صاحب غوری ساکن حیدر آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ کرمہ بشریٰ عاصمہ صاحبہ بنت محترم محمد عظمت اللہ صاحب آف کرنول بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر محترم محمد احمد صاحب غوری نے مبلغ یکصد روپے مختلف مدات میں ادا کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار - محمد انعام غوری قادیان

درخواست دعا :- مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب یادگیر پر اختلاجی کیفیت طاری ہے۔ ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں قدرے افاقہ ہے۔ موصوف کی کامل شفایابی کاروبار میں برکت دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر میں مبلغ پچاس روپے موصوف کی طرف

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) :- قادیان - ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مکرم سید وسیم احمد صاحب تیماپوری نائب ایڈیٹر بدر کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ موصوف کا نکاح مورخہ ۲۸/۱۲/۸۴ کو بعد نماز عصر عزیزہ امۃ السلام کوثر صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب ننگلی کے ساتھ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

حسب پروگرام نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ باراتی مکرم محمد اسماعیل صاحب ننگلی کے مکان پر پہنچے۔ جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۱/۱۲/۸۵ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً دو صد پچاس مرد و زن مدعو تھے۔ موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں مبلغ ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۲) :- مورخہ ۱۴/۱۲/۸۵ کو مکرم نور الدین صاحب انور ابن مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی قبل ازیں ان کا نکاح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے کرمہ بشریٰ ربانی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کے ساتھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازیں بارات مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

دوسرے دن مورخہ ۱۵/۱۲/۸۵ کو مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کم و بیش تین صد مرد و زن شریک دعوت تھے۔ عزیز موصوف نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۳) :- مورخہ ۲۳/۱۲/۸۵ کو مکرم محمد لطیف صاحب نومسلم ابن مکرم دیال چند صاحب کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح بعد نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مکرمہ رضوانہ شاہین صاحبہ بنت مکرم سید ظہیر احمد صاحب خانپور ملکی (ربیبہ مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش مرحوم) کے ساتھ پڑھایا تھا۔

پروگرام کے مطابق بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد بارات مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش مرحوم کے مکان پر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

(۴) :- مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مکرم انعام الحق صاحب قریشی ابن مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ ان کا نکاح مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء کو بعد نماز عصر عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نبی محمد صاحب بٹ آف رشی نگر (کشمیر) کے ساتھ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

حسب پروگرام بعد نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی کے مکان پر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ ازاں بعد دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مکرم قریشی فضل حق صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں تقریباً تین صد مرد و زن مدعو تھے۔

(۵) :— مورخہ ۲۲/۱۲/۸۵ کو مکرم حفیظ احمد صاحب مبشر ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ موصوف کا نکاح قبل ازیں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیزہ زبیدہ خانم بنت مکرم مستری محمد یوسف صاحب کھڈا کے ساتھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے تلاوت و نظم خوانی کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم مستری محمد یوسف صاحب کھڈا کے مکان پر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعد ازاں دولہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۲۳/۱۲/۸۵ کو مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تقریباً پانچ صد مرد و زن مدعو تھے۔

(۶) :— مورخہ ۱/۱۲/۸۵ کو بعد نماز عصر مکرم نعیم احمد صاحب گجراتی ابن مکرم غلام قادر صاحب درویش کی شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیز موصوف کا نکاح عزیزہ فیاضہ طاہرہ بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار آف ناصر آباد (کشمیر) کے ساتھ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۵/۱۲/۸۵ کو بارات روانہ ہو کر مورخہ ۶/۱۲/۸۵ کو ناصر آباد (کشمیر) مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار کے مکان پر پہنچی۔ جہاں پر ان کی بیٹی کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۸/۱۲/۸۵ کو بارات واپس قادیان آئی۔

مورخہ ۱۱/۱۲/۸۵ کو مکرم غلام قادر صاحب گجراتی درویش نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کم و بیش دو صد پچاس مرد و زن شریک دعوت تھے۔

(ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱) :— مورخہ ۲۲/۱۲/۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیزہ راشدہ پروین سلمہا بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش ناظر بیت المال آمد قادیان کا نکاح عزیز نصیر احمد انور سلمہٗ الیکٹرانک انجنیئر ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے ساتھ مبلغ ۱۲۰۰۰/- بارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

قارئین سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) :— مورخہ ۱۹/۱۲/۸۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیز جمیل احمد ولد مکرم شیخ احمد صاحب ساکن چھاؤنی غلام مرتضیٰ ننگل نما کا نکاح عزیزہ عابدہ صاحبہ بنت مکرم عبد الواسع صاحب کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- (پانچ ہزار) روپے حق مہر پر پڑھا۔

مکرم شیخ احمد صاحب نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ادارہ)

(۳) :— خاکسار کی لڑکی عزیزہ سیدہ امۃ الباری کے نکاح کا اعلان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مسجد اقصیٰ قادیان میں مورخہ ۱۸/۱۲/۸۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء عزیزم محسن خان صاحب ابن مکرم ثمر خان صاحب بعوض ۱۰۰۱/- روپے حق مہر پر پڑھایا۔

خاکسار نے مبلغ ۲/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید محمد سرور احمدی بھوبنیشور (اڑیسہ)

ولادت

عزیز مکرم حسن محمود احمد صاحب عودہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد اب پھر مورخہ ۶/۱۲/۸۵ کو بیٹی سے نوازا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ نومولودہ کی ولادت سے قبل از راہِ شفقت "نعمت عودہ" نام تجویز فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم محمود الحاج احمد عودہ صدر جماعت کبابیر حیفا کی پوتی اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے اور سب اہلِ خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادتیں

(۱) :— مکرم مشتاق احمد صاحب وانی اونہ گام کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد ۲۷/۱۱/۸۵ کو اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کی پیدائش سے چار ماہ قبل مکرم مشتاق احمد صاحب وانی کی درخواست پر "اعجاز احمد وانی" نام تجویز فرمایا ہے اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے اعانت بدر میں بتیس روپے ادا کئے ہیں۔ نومولود کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد قادیان۔

(۲) :— مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ بمقام ڈومان آندھرا پردیش مکرم حاتم خان صاحب کے ہاں دوسری اہلیہ سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ نام "عطاء الرحمان خان" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں حاتم خان صاحب نے اعانت بدر میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مولیٰ کریم بچے کو نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار۔ شیخ رحمت اللہ سیکرٹری تبلیغ سورو۔

دعائے مغفرت و بلندیٔ درجات

(۱) :— محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ ۵ر دسمبر ٹورانٹو کینیڈا میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئیں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی بشریٰ بیگم اور ۵ بیٹے ڈاکٹر محمد طاہر صاحب، محمد منیر صاحب، محمد عباس صاحب، محمد رشید صاحب اور مسعود صاحب چھوڑے ہیں۔ اسی طرح مرحومہ کے پسماندگان میں ۴ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ محترم میاں عطاء اللہ صاحب سلسلہ کے بہت مخلص اور فدائی خادموں میں سے تھے آپ نے ۱۹۶۹ء میں اپنے بچوں کے پاس ٹورانٹو کینیڈا میں وفات پائی تھی۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور مرحومہ کے پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) :— مکرم سید بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے والد محترم سید عبد الجبار صاحب صدر جماعتِ احمدیہ مونگھیر اور صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار کے ممبر تھے۔ اس کے علاوہ اکثر جماعتی عہدوں پر ہمیشہ فائز رہے۔ ۱۶ر دسمبر ۱۹۸۵ء کی شام پونے چھ بجے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین — (مدیر)

(۳) :— افسوس کہ ہماری والدہ محترمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الباری صاحب (بلاری۔ بھاگلپور) مورخہ ۹/۱۱/۸۵ کو صبح ۸ بجے ہارٹ فیل ہونے کے باعث وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بزرگان و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار اعانت بدر کے لئے دس روپے ارسال کیا ہے۔ خاکسار۔ ظفر احمد بلاری (بہار)

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

یار و جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا!

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل انجینیرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹرکٹس
- موٹر وائینڈنگ

C-10 LAXMI GOPIND APART. J.P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI, (WEST)

574108 }
629389 } ٹیلیفون BOMBAY-58

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا

(فتح اسلام ۹ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے:- ایمبیڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس سے کا خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS.

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE NO. } 76360
74350

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

C/O PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE.

MADIKERI-571201.

PHONE NO. } OFFICE. 806
RESI. 283

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8

رگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار اٹیچی کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ زنانہ و مردانہ ہینڈ پرس۔ جیبی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۳۳۴۷۱

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: گلشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بستا کسٹ ہیوان ٹریڈرز۔ مین میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	**گڈ لک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2.

حیدرآباد میں

فون نمبر 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ اسعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۱)

الائیڈ پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے۔

(پتہ)

نمبر ۴۲/۲/۲/۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!